السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں یہ کہ میں مسمی مشتاق احمد ولد حاجی خان محمد قوم کھرل چک نمبر 352 تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کا رہنے والا ہوں یہ کہ مجھے ایک شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے ۔ جو ذیل میں عرض کرتا ہوں ۔ یہ کہ مسماۃ جنت بی بی دختر شیر محمد مرحوم قوم ناگی موضع پتلے چک نمبر 356 تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کا نکاح ہمرہ مسمی مہابت علی ولد وسایا قوم ناگی موضع 354 روڑی تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد سے عرصہ قریب 9 سال ہوئے کر دیا تھا اور مسمات جنت بی بی اپنے خاوند کے ہاں رہ کر حق زوجیت ادا کرتی رہی اس کے بعد دونوں فریقین میں ناچاکی پیدا ہوگئی کیونکہ مہابت علی آوارہ قسم کا آدمی تھا اور ہر وقت لڑائی جھگڑا کرتا تھا برادری والوں نے کئی بار منانے کی کوشش کی مگر باوجود کوشش کے اس نے کسی کی ایک نہ مانی اور مجھے اپنے گھر سے دھکے مار کر اور زبانی طلاق تین بار طلاق طلاق دے کر اپنے گھر سے نکال دیا ہوا ہے اور اس لئے اپنے گھر کے دروازے بند کردیئے ہیں ۔ اور الزام بدچلنی کا الٹا مجھ پر لگاتا ہے اور مجھے 3 سال کا عرصہ گذر چکا ہے میں اپنے والد کے گھر میں رہ کر محنت مزدوری کے کے اپنا پیٹ پالتی ہوں اور میرا ایسا کوئی بھی نہیں ہے کہ جو میرا بوجھ برداشت کرسکے ۔ میرا ایک بھائی جو چھوٹا ہے تقریبا 11 سال کی عمر میں ہے وہ میرا بوجھ برداشت نہیں کر سکتا اس کے علاوہ اور میرا کوئی نہیں ہے ،اب علمائے دین سے سوال کرتی ہوں کہ ایسی حالت میں مجھے کیا کرنا چاہیے جب کہ میرے خاوند نے تین دفعہ طلاق کہہ کر اپنے گھر سے نکال دیا ہوا ہے ؟ ہمیں شرعا جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں ،کذب بیانی کا سائلہ خود ذمہ دار ہوگی ۔ (سائل : مشتاق احمد و مسمات جنت بی بی ساکن چک نمبر 356 گ ب)

تصدیق : ہم اس کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں کہ سوال بالکل صداقت پر مبنی ہے اگر کسی غلط ثابت ہوگا تو ہم اس کے ذمہ دار ہوں گے ۔ ہمین شرعا فتویٰ دیا جانا مناسب ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں بلاشبہ طلاق واقع ہ چکی ہے اور اس میں علمائے اہل حدیث اور علمائے احناف کا قطعا کوئی اختلاف نہیں ۔ ہاں اتنا اختلاف ضرور ہے کہ علمائے احناف کے نزدیک یکجائی تین طلاقیں تینوں واقع ہو کر طلاق مغلظہ بائنہ متصور ہوتی ہے اور اس صورت میں ان کے نزدیک حلالہ کے بغیر کئی چارہ کار باقی نہیں رہتا جبکہ علمائے اہل حدیث اور محققین علمائے شریعت کے نزدیک یکجائی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق شرعا واقع ہوتی ہے اور عدت کے اندر اندر شوہر کو اپنی مطلقہ سے رجوع کر لینے کا شرعا حق حاصل ہوتا ہے اور بعد از عدت بلا حلالہ کے دوبارہ نکاح ثانی کی اجازت ہوتی ہے ۔ تاہم صورت مسؤلہ میں بالاتفاق طلاق واقع ہو چکی ہے ۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے 1 :۔

الطَّلاقُ مَرَّتانِ ۖ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسٰنٍ .... ٢٢٩ ... البقرة

کہ (رجعی) طلاقیں دو تک ہیں، پھر یا بدستوری بیوی کو روک رکھنا ہے یا پھر بھلائی سے اس کو رخصت کر دینا ہے ۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے :

(أَي : إِذَا طَلَّقتَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثنَتَينِ ، فَأَنتَ مُخَيَّرٌ فِيهَا مَا دَامَت عِدَّتُهَا بَاقِيَةً ، بَينَ أَن تَرُدَّهَا إِلَيكَ نَاوِيًا الإِصلَاحَ بِهَا وَالإِحسَانَ إِلَيهَا ، وَبَينَ أَن تَترُكَهَا حَتَّى تَنقَضِيَ عِدَّتُهَا ، فَتَبِينَ مِنكَ ، 1)

جب تو اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقین دے بیٹھے تو عدت کے اندر اندر تجھے یہ اختیار حاصل ہے کہ نیک نیتی اور بیوی کی بھلائی کے ارادے سے رجوع کر کے آباد ہو جائے یا پھر اپنی مطلقہ کو اس حال پر چھوڑ دے کہ اس کی عدت پوری ہو جائے تاکہ وہ تجھ سے جدا ہو جائے ۔ ،،

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت شریفہ اور امام ابن کثیر کی اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ عدت گزرجانے پر نکاح ٹوٹ جاتا ہے طلاق خواہ رجعی ہی ہو، خواہ پہلی ہو یا دوسر طلاق ہو۔

۔ وَالمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُروءٍ ‌‌‌‌‌‌‌ ٢٢٨ ... البقرة 2

اور مطلقہ عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو ٹھہرائے رکھیں ۔ ،، یعنی نکاح ثانی نہ کریں ۔ ''

، امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں ۔ هَذَا الأَمرُ مِنَ اللَّهِ سُبحَانَهُ وَتَعَالَى لِلمُطَلَّقَاتِ المَدخُولِ بِهِنَّ مِن ذَوَاتِ الأَقرَاءِ ، بِأَن يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ، أَي : بِأَن تَمكُثَ إِحدَاهُنَّ بَعدَ طَلَاقِ زَوجِهَا لَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ، ثُمَّ تَتَزَوَّجَ إِن شَاءَت

اللہ تعالی کا حکم ہے کہ جب شوہر دیدہ مطلقہ عورت کو حیض آجانے سے پہلے کسی دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے ۔ ،، معلوم ہوا کہ طلاق کی عدت گزر جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے ۔ رہا یہ سوال کہ طلاق دہندہ مسمی '' سردار و ولد رحمہ قوم گجر نے زبانی طلاق ثلاثہ دی ہے تو جواب یہ ہے کہ طلاق زبانی ہو یا تحریر بلاشبہ دونوں صورتوں میں طلاق واقع ہوجاتی ہے : اس میں بھی محدثین اور احناف باہم متفق ہیں، چنانچہ شیخ الکل فی الکل سید نذیر حسین

محدث دہلوی کے فتویٰ میں ہے ۔

1)واضح ہوکہ جب شوہر شریعت کے مطابق اپنی زوجہ کو طلاق دے گا زبانی دے یا تحریری تو طلاق خواہ مخواہ پڑجائے گی ۔ طلاق کا واقع ہونا زوجہ کی منظوری پر موقوف نہیں ۔ (

اوراسی طرح مفتی محمد شفیع آف کراچی حنفی بھی زبانی طلاق کے وقوع کے قائل ہیں

فیصلہ صورت مسؤلہ میں بشرط صحت سوال اہل حدیث کے نزدیک ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے اوراحناف کے نزدیک تینوں واقع ہوچکی ہیں ۔تاہم اب اہل حدیث کے نزدیک بھی نکاح ٹوٹ چکا ہے کیونکہ سوال کی خط کشیدہ تصریح کے مطابق مسمی مہابت علی نے اپنی بیوی مسماۃ جنت بی بی دختر شیر محمدناگی کو آج سے تین سال پہلے طلاق دی تھی ۔ جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اب ہر قسم کی عدت گزرچکی ہے ۔ لہذانکاح ٹوٹ چکا ہے ۔ اس لئے مسمات جنت مذکورہ جہاں چاہے شریعت کے مطابق نکاح کر سکتی ہے ۔ چاہے تواسی پہلے شوہر کے ساتھ بھی دوبارہ نکاح کر سکتی ہے ۔ افسر مجاز سے تصدیق ضروری ہے ۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہر گز ذمہ دارنہ ہے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص797

محدث فتویٰ